(01)

Solved Assignment of Unit Ist

Class:- 8th

Subject:- Urdu

(Urdu 'A')

سبق نمبر:- ۱

عنوان:- حمد

۱:- الفاظ معنی: Page No. 09

۲:- جوابات

جواب ۱:- شاعر خدا سے یہ مانگتا ہے کہ اے میرے رب مجھے اس دنیا میں سیدھے اور سچے راستے پر چلنے کی توفیق عطا کر۔

جواب ۲:- خدا کی نظر میں وہ لوگ شان و شوکت والے ہیں جو پرہیزگار ہوتے ہیں۔

جواب ۳:- شاعر خدا سے مدد مانگتا ہے۔

جواب ۴:- نظم کے آخری مصرع میں شاعر یہ دعا مانگتا ہے کہ اے میرے رب مجھے ان لوگوں کے راستے پر نہ چلانا جن پر تونے عتاب کیا ہے یعنی جو تجھ سے ڈانٹے ہوئے ہیں اور تجھ سے گمراہ ہوئے ہیں۔

۳:- خالی جگہوں کو پر کیجیے (Page No. 9)

(i) آن بان (ii) سہارا (iii) نام، عالم (iv) باادب

۴:- نظم کی تشریح:

حوالہ:- یہ نظم محمد اسماعیل میرٹھی کی لکھی ہوئی ہے۔ اس نظم میں شاعر خدا کی تعریف کرتا ہے۔ اور خدا سے دعا مانگتا ہے۔

۱۔ حمد و ثنا ہو تیری .... رحمت نشان والے۔

نظم کے اس پہلے بند میں شاعر فرماتے ہیں کہ اے میرے رب تو ساری دنیا کا مالک ہے۔ دونوں جہانوں کا مالک ہے۔ تو نے بنا ہمارے مانگے ہمیں بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ ہم سب تمہارے ہی

سہارے ہیں۔ اور تمہارے ہی سامنے سارے شان و شوکت
والے انسان جھکتے ہیں۔ تو ہی رحیم ہے اور رحم کرنے والا ہے

(ii) یومِ جزا کا مالک .... سیدھا اور آسمان والے۔

نظم کے اس بند میں شاعر فرماتے ہیں کہ اے میرے رب تو ہی قیامت کے دن کا مالک ہے۔ تیرے ہی سامنے سب سجدہ کیے ہوئے ہیں اور سب کو صرف تمہاری ہی آرزو ہے۔ سب تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں کیونکہ تو ہی سب کا سہارا ہے۔ اے میرے رب تمہاری بارگاہ میں میری یہی دعا ہے کہ مجھے سیدھا اور سچا راستہ دکھا۔

(iii) وہ راستہ دکھا تو .... جو عز و شان والے۔

نظم کے اس بند میں شاعر فرماتے ہیں کہ اے میرے رب مجھے پرہیزگاروں کے راستے پر چلا ان لوگوں کے راستے پر چلا جن لوگوں کو تو نے اپنی نعمتوں سے نوازا ہے اور جن کا نام ساری دنیا میں زندہ جاوید ہے اور تیری نظروں میں وہی لوگ عزت والے ہیں۔

(iv) معتوب ہیں جو تیرے .... اے آسمان والے

نظم کے اس آخری بند میں شاعر فرماتے ہیں کہ اے میرے رب مجھے ایسے لوگوں کے راستے پر نہ چلانا جو تجھ سے گمراہ ہو گئے ہیں۔ تو سب سے زیادہ طاقتور ہے میرے پروردگار میری یہ ساری دعائیں قبول فرما۔

۵: لل دید کی زندگی کے متعلق چند جملے:

(i) لل دید ایک عظیم خاتون تھی جنہیں لوگ پیار و عقیدت سے "لل دید" کے نام سے پکارتے تھے

(ii) لل دید کی شادی چھوٹی عمر میں پانپور کے ایک پنڈت گھرانے میں ہوئی۔ سسرال میں ان کا نام پدماوتی رکھا گیا۔

(iii) ان کی ازدواجی زندگی بہت ہی تلخ گزری ہیں۔

(iv) لل دید ایک فطری شاعرہ تھیں۔ وہ کشمیری زبان کی پہلی شاعرہ ہیں

(v) ان کا کلام جو "واکھ" کہلاتا ہے مرتب ہو کر کئی زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔

(vi) لل دید کو مسلمان "للہ عارفہ" اور ہندو "لل ایشوری" کے نام سے پکارتے تھے

[03]

سبق نمبر: ۲ — عنوان: کاہلی

۱:- الفاظ معنی: Page.No. 14

۲:- جوابات:

جواب ۱:- سرسید احمد خان کے خیال میں سب سے بڑی کاہلی دلی قویٰ کو بے کار رکھنا ہے

جواب ۲:- محنت کش لوگ بہت کم کاہل ہوتے ہیں۔

جواب ۳:- جب انسان کی دلی قویٰ بے کار پڑ جاتی ہے تب وہ بالکل حیوان صفت ہو جاتا ہے۔

جواب ۴:- اگر انسان اپنے دلی قویٰ کو بے کار ڈال دے تو وہ انسان حیوان جیسا بن جاتا ہے۔ اس کی حالت بدتر سے بدتر ہو جاتی ہے اور اس کے شوق وحشیانہ باتوں کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔

جواب ۵:- ہماری قوم کی حالت تب بہتر ہو سکتی ہے جب ہماری قوم کاہلی یعنی دل کا بے کار پڑا رہنا نہ چھوڑے گی۔

۳:- جملوں کو پر کیجیے: (Page.No. 14 and 15)

(i) یہ مجبوری اس کے لیے محنت کی جاتی ہے۔

(ii) اپنے اندرونی قویٰ کو زندہ رکھنے کی کوشش میں رہے، اور ان کو بے کار نہ چھوڑے

(iii) جن میں ان کو قوائے دلی اور قوت عقلی کو کام میں لانے کا موقع ملے اور برخلاف اس کے ولایتوں میں اور خصوصاً انگلستان میں وہاں کے لوگوں کے لیے ایسے موقعے بہت ہیں اور اس میں بھی کچھ شک نہیں کہ انگریزوں کو بھی کوشش اور محنت کی ضرورت اور اس کا شوق نہ رہے، جیسا کہ اب ہے، تو وہ بھی بہت وحشت پنے کی حالت کو پہنچ جاویں گے۔

(iv) ہمارے ملک میں جو ہم کو اپنے قوائے دلی اور قوت عقلی کو کام میں لانے کا موقع نہیں رہا ہے، اس کا بھی سبب یہی ہے کہ ہم نے کاہلی اختیار کی ہے۔

(v) اس وقت تک ہم کو اپنی قوم کی بہتری کی توقع کچھ نہیں ہے۔

(۴) نیچے دیے ہوئے الفاظ کے متضاد لکھیے (Page.No.15) جوابات. (04)

(i) بدصورتی (ii) بیرونی (iii) نامناسب (iv) یقین (v) بدتری (vi) سلیقہ
(vii) مرضی (viii) غیر ضروری

(۵) جملوں میں استعمال کیجیے: (Page.No.15) جوابات:

(i) قوئ: ہمیں اپنا دلی قوئ کو بے کار نہیں چھوڑنا چاہیے۔
(ii) بسراوقات: لوگ سخت محنت کرکے اپنا بسراوقات کا سامان مہیا کرتے ہیں۔
(iii) خصلت: ہمیں حیوانی خصلت سے نہیں پڑنا چاہیے۔
(iv) پھوہڑ: وہ لڑکا پھوہڑ اور بدسلیقہ انسان ہے۔
(v) وحشی: جو انسان اپنی دلی قوئ کو بے کار ڈال دیتا ہے وہ وحشی جیسا بن جاتا ہے۔
(vi) مصروف: ہمیں ہمیشہ کسی نہ کسی کام میں مصروف رہنا چاہیے۔
(vii) مستعدی: ہمیں ہمیشہ مستعدی حالت میں رہنا چاہیے۔
(viii) لتوقع: ہمیں اپنا قوم کی بہتری کا لتوقع ہے۔
(ix) حکیمانہ: ہمارے بزرگوں کی باتیں حکیمانہ ہوتی ہیں۔
(x) شفقت: ہمیں ہمیشہ محنت و مشقت کرنی چاہیے۔

(۶) جس طرح "قلب سے قلبی" صفت بنایا گیا ہے، اسی طرح مندرجہ ذیل الفاظ سے صفت بنائیے: (Page.No.15) جوابات

(i) عقلی (ii) محنتی (iii) وطنی (iv) خیالی (v) علمی (vi) انسانی
(vii) حیوانی (viii) قومی (ix) شخصی (x) ذہنی۔

سبق نمبر:- ۳ عنوان:- لل دید

۱:- الفاظ معنی: (Page No. 19 and 20)

۲: جوابات:

جواب ۱:- لل دید اپنی شاعری کی وجہ سے مشہور ہے۔

جواب ۲:- لل دید کے زمانے میں حضرت امیر کبیرؒ ہمدانی اور حضرت شیخ نورالدینؒ گزرے ہیں۔

جواب ۳:- حضرت شیخ نورالدینؒ کو دودھ پلانے وقت لل دید نے یہ کہا تھا "اے ننھے دنیا میں آنے ہوئے نہیں لاج نہ آئی تو اب دودھ پینے میں کیسی شرم۔"

جواب ۴:- لل دید کے واکھوں میں اونچ نیچ اور ذات پات کے غیر فطری بندھنوں کو توڑنے اور اعلیٰ انسانی اور اخلاقی قدروں کو اپنانے کی تلقین کی گئی ہے۔

جواب ۵:- لل دید کو مسلمان "للہ عارفہ" اور ہندو "لل ایشوری" کے ناموں سے یاد کرتے ہیں۔

۳:- درج ذیل الفاظ کی وضاحت کیجیے:-

(i) حمد: جس صنف شاعری میں اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لایا جائے اُسے حمد کہتے ہے۔

(ii) نعت: جس نظم میں حضرت محمدؐ کی تعریف کی جائے اُسے نعت کہتے ہے۔

(iii) منقبت: یہ ایک ایسی صنف سخن ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے پیارے بندوں سے عقیدت اور محبت کا اظہار کیا جائے۔

(iv) مناجات: جس صنف سخن میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جائے اُسے مناجات کہتے ہے۔

(v) دُعا: جس صنف سخن میں اللہ تعالیٰ سے فریاد کی جائے اور اُس کی مدد طلب کی جائے اُسے دُعا کہتے ہے۔

۱۔ سبق حمد کا سیاق: (56)

سیاق: یہ اقتباس ہماری آٹھویں جماعت کی اردو کتاب سے لیا گیا ہے جس کا نام "بہارستان اردو" ہے۔ یہ ایک حمد ہے اس حمد کے لکھنے والے شاعر کا نام محمد اسماعیل میرٹھی ہے۔ شاعر نے اس حمد میں اللہ کی تعریف کی ہے اور اللہ سے کچھ دعائیں مانگی ہیں۔

(۱۱) سبق کاہلی کا سیاق:

سیاق: یہ اقتباس ہماری آٹھویں جماعت کی کتاب بہارستان اردو سے لیا گیا ہے جس کا نام "کاہلی" ہے۔ اس سبق کے لکھنے والے کا نام سرسید احمد خان ہے۔ اس مضمون میں سرسید احمد خان نے کاہلی کے بارے میں لکھا ہے کہ کاہلی انسان کو ہمیشہ سست اور حیوان صفت بناتی ہے۔ اس کی طبیعت ہمیشہ بالکل بے کار ہو جاتی ہے۔ وہ اپنے کام میں کوئی دلچسپی نہیں دیتا

(۱۲) سبق للہ دید کا سیاق:

سیاق: یہ اقتباس ہماری آٹھویں جماعت کی کتاب بہارستان اردو سے لیا گیا ہے جس کا نام للہ دید ہے۔ اس مضمون میں للہ دید کی زندگی کے بارے میں لکھا گیا ہے۔ ان کی بچپن اور ازدواجی زندگی اور روحانی زندگی میں گزری ہے اور ان کی شاعری کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اس مضمون میں یہ لکھا گیا ہے کہ للہ دید ایک فطری شاعرہ تھی۔ وہ کشمیری زبان کی پہلی شاعرہ ہیں۔ ان کے کلام کو "واکھ" کہتے ہیں اور ان کا کلام مرتب ہو کر کئی زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ ان کے واکھوں اونچ نیچ اور ذات پات کے غیر فطری بندھنوں کو توڑنے اور اعلیٰ انسانی اور اخلاقی قدروں کو اپنانے کی تلقین کی گئی ہے۔ اس مضمون میں یہ بتایا گیا ہے کہ للہ دید کو مسلمان "للہ عارفہ" اور ہندو للہ ایشوری کے ناموں سے یاد کرتے ہیں۔

۱:- مضمون "کاہلی کے نقصانات" نگار اردو سے لکھیے۔
۲:- مضمون "موسم سرما" نگار اردو سے لکھیے۔
۳:- درخواست "برائے فیس معاف" نگار اردو سے لکھیے۔
۴:- درخواست "برائے داخلہ" نگار اردو سے لکھیے۔
۵:- بناوٹ کے لحاظ سے اور معنوں کے لحاظ سے "اسم" کی معنی و وضاحت کے ساتھ بیان کیجیے۔ (نگار اردو)
۶:- بناوٹ کے لحاظ سے اور معنوں کے لحاظ سے "فعل" کی معنی و وضاحت کے ساتھ بیان کیجیے۔ (نگار اردو)
۷:- واحد جمع نگار اردو سے لکھیے "ا" "آ" والے لکھیے۔
۸:- محاورات نگار اردو سے لکھیے "ا" والے لکھیے۔
۹:- مذکر مونث نگار اردو سے لکھیے